© rasailojaraid.com

منظور سعید احمد

آج تک ہے مہک دماغوں میں

اے دلِ بے قرار کیا کہیے — اور پھر بار بار کیا کہیے
ذکر کرنا پڑا مجھے ان کا — جو تھے باغ و بہار کیا کہیے
تھیں ستودہ صفات کے اندر — خوبیاں بے شمار کیا کہیے
دشمنوں کے لئے قیامت تھا — اور اپنوں سے پیار کیا کہیے
خرمنِ ارتداد پر برسوں — وہ رہا شعلہ بار کیا کہیے
ہیں شناسا قدوم سے اسکے — منزل و رہگزار کیا کہیے
اپنے نانا کی ہر ادا پر وہ — جان و دل سے نثار کیا کہیے
کب نہ دار و رسن کو چوم لیا — اس نے دیوانہ وار کیا کہیے
وہ خطابت ہو یا سیاست ہو — ہر جگہ شہسوار کیا کہیے
وہ جلال اسکا وہ جمال اسکا — ہائے وہ حسنِ یار کیا کہیے
آج تک ہے مہک دماغوں میں — گیسوئے مشکبار کیا کہیے
اک قیامت تھا اس کا جانا بھی — مرگِ احسنِ شعار کیا کہیے
اے امیرِ وطن تیرے غم میں — ہم ہیں سب سوگوار کیا کہیے
دل تڑپتے ہیں سینوں کے اندر — آنکھیں ہیں اشکبار کیا کہیے
یہ فضائے چمن پرندوں کو — اب نہیں سازگار کیا کہیے
ہر طرف حبس ہے، گھٹن سی ہے — ہر کوئی بیقرار، کیا کہیے
ہر کلی شاہ جی، گلستان کی — یاس سے ہمکنار، کیا کہیے
روشنی کی تلاش ہے ہمکو — شبِ تیرہ و تار، کیا کہیے
ضبط کا حوصلہ نہیں باقی — ہر تنفس ہے بار، کیا کہیے
اے خداوندِ بیقراراں تُو — کب سُنے گا پکار، کیا کہیے

© rasailojaraid.com